توحید باری تعالیٰ پر اجمالی نظر

(۱)

(از مولوی محمد اسید صاحب اسد کھرایاں دربھنگوی جامعہ رحمانیہ)

یہ کائنات ساری تیری ہے ملک مالک — حیراں ہیں دیکھکر سب سارا نظام تیرا

بھائیو! آج جس امر کا آپ کے سامنے انکشاف ہونیوالا ہے وہ کتاب اللہ کا خلاصہ اور اہم ترین مقام ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ساری تعلیم کا اصل ماخذ انبیاء کرام کی تبلیغ کا اصل الاصول یہی مسئلہ توحید رہا ہے۔

توحید اس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ خدا کو اس کی ذات وصفات میں یکتا اور بے مثل ماننا۔ اس کے مقابل شرک ہے کہ کسی کو خدا کے ساتھ . . . تشبیہ دیں۔ بعض اوقات شرک کی رفتار اتنی آہستہ اور غیر محسوس ہوتی ہے کہ انسان شرک کرتے ہوئے بھی یہی سمجھتا ہے کہ میں شرک نہیں۔ چنانچہ موجودہ دور میں عیسائی تثلیث کے قائل ہیں مگر پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم شرک نہیں کرتے بلکہ توحید ہمارا مذہب ہے۔ اسی طرح آریہ جو قدامت میں خدا، روح، مادہ، کو برابر مانتے ہیں مگر ساتھ ہی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم میں توحید ہے۔ بہت سے نام نہاد مسلمان بھی شرک میں مبتلا ہیں لیکن اپنے زعم میں اس کو شرک نہیں سمجھتے۔ پس مسئلہ توحید کو صحیح اصول پر سمجھنا ہر شخص کا فرض ہے۔

باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا اور اپنی قدرت وعظمت میں نرالا ہے۔ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے وَفَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اور جو چاہیگا کرے گا۔ تمام مخلوقات اس کی قدرت کے نمونے ہیں۔ تمام کائنات اسکی ربوبیت کے جلوے ہیں۔ دنیا میں جو کچھ عیاں ہے وہ اسی کی قدرت ہے۔ اسی وجہ سے وہی معبود ہے۔ اس کی پرستش و پوجا بہرحال ضروری اور بندہ کا فرض اولین ہے۔ واضح رہے! کہ توحید ہی پر اسلام کی بنیاد ہے۔ بغیر توحید عمل درست نہیں ہوتا۔ اس کا سمجھنا اور اس پر قائم رہنا ہر مسلم کیلئے ضروری ہے۔ (سورۂ محمد پارہ ۲۶ میں ہے) فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اچھی طرح جان لو کہ معبود حقیقی اللہ ہی ہے۔ یہ ایسا مختصر اور جامع ومانع کلمہ ہے کہ انسان کو اس کے سیکھنے اور سمجھ لینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ جب تک اپنے مالک ومربی کی شان وعظمت سے واقف نہ ہوگا کما حقہٗ اس کی عزت بھی نہیں ہو سکتی۔ اور جب مالک کی عزت وقدر دل میں نہ ہو تو ضرور اس کی عظمت وشان کے خلاف حرکات رونما ہوں گی۔ پس ضرور ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صفات کو معلوم کرکے اس کے جلال وکمال سے آگاہ ہو کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو اپنا نصب العین

بنا یا جائے۔ انہی باتوں کو مد نظر رکھکر ارشاد ہوا۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جس سے حضور صلعم کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ پرستش وعبادت کا حق بجز اس مالک حقیقی کے جو تمام کائنات کے وجود وعدم کا مالک وحاکم ہے کسی کو نہیں پہنچتا۔ اور اس کا حقدار کسی دوسرے کو سمجھنا اور مقرر کرنا شرک ہے جس کی وجہ سے بندہ کے تمام اعمال خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے ناتمام رہ کر قابل قبولیت نہیں ہوتے۔ اور سب رائیگاں وضائع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سورہ انعام کے دسویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب حضرت نوح، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت الیاس، حضرت اسماعیل، حضرت یسع، حضرت یونس، حضرت لوط علیہم السلام کا نام بنام ذکر کر کے فرمایا یہ سب لوگ صالح اور نیک لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو سیدھے راستہ کی ہدایت کی تھی۔ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

یعنی اگر بالفرض یہ بھی شرک کرتے تو انھوں نے جو کچھ بھی نیک کام کئے تھے وہ سب حبط اور ضائع ہو جاتے

دوسری جگہ خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (زمر ۷) یعنی (اے آخری پیغمبر) تمہاری طرف اور تم سے پہلے تمام پیغمبروں کی طرف یہ وحی کردی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے اعمال حبط ہو جائینگے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ کیونکہ پروردگار عالم کا یہ اعلان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (پ ۴۶) (ترجمہ) اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشیگا ہاں اس کے علاوہ جس کو چاہیگا بخشدیگا۔

فی الحقیقت اس سے زیادہ کونسا گناہ ہوگا کہ جیسے خدا سے مراد مانگے ویسے ہی اس کے بندوں سے، تو گویا مالک اور غلام کو برابر کر دیا۔ اور کاروبار میں شریک جانا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسان کو شرک سے توبہ کرنا سب چیزوں پر مقدم ہے کیونکہ اور گناہ اگرچہ کبیرہ ہوں لیکن ان میں بخشش کی امید ہے اور شرک وہ بلا ہے کہ اگر بغیر توبہ کوئی مر گیا تو حق تعالیٰ اس کو ہرگز نہ بخشیگا۔ خدا کی پناہ جس کو خدا نے نہ بخشا اس کا سوائے دوزخ کے کہاں ٹھکانا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا ہے اللہ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھکو کوئی قتل کر دے یا جلادے۔

قرآن کریم میں سب سے پہلی سورہ میں اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے کہ میرے بندے یوں کہا کریں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد طلب کرتے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ہمیں امداد دینے والا اور مددگار نہیں۔ اور اس سورہ کو ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا ہر ایک بندے پر فرض قرار دیا۔ (لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب) خواہ امام ہو یا مقتدی تاکہ یہ توحید کا سبق انھیں بھول نہ جائے۔ مگر واہ رے مسلمان کہ نماز میں اقرار کرتے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اے خدا ہم تیری ہی

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد طلب کرتے ہیں۔ مگر جب نماز سے فارغ ہوئے لگے اوروں کو پکارنے۔ تو گویا نماز والا اقرار اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرنا ٹھہرا۔ (وَمَا یخدعون الا انفسهم وما یشعرون۔ ارشاد خداوندی ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پ ۱ ع ۳) ترجمہ اے لوگو عبادت کرو اپنے پروردگار کی جس نے تم کو اور پہلے لوگوں کو پیدا کیا عجب نہیں کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ۔

ابن عباسؓ نے کہا قرآن میں جہاں کہیں اعبدوا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک جانو شرک سے بچو۔ توحید اس کا نام نہیں کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے واسطے پیغمبروں اور پیروں کی نذریں مانے، اسی کا نام تو شرک ہے کہ اللہ کی جو صفات مختصہ ہیں ان میں کسی دوسرے کو بھی ملانا جیسے مینہ کا برسانا رزق کا دینا۔ بیمار کو اچھا کرنا، آفتوں سے بچانا، اولاد کا دینا۔ ذاتی طور پر غیب کی بات جاننا یہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے ان میں کسی دوسرے کا اختیار سمجھنا بس یہی شرک ہے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پ ۱ ع ۳) (ترجمہ) بھلا کیونکر ناسپاسی کرتے ہو اللہ کے ساتھ حالانکہ تم محض بے جان تھے سو تم کو جان دیا اور پھر تم کو موت دینگے پھر زندہ کریں گے پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (پ ۱ ع ۱۳) کیا تجھکو یہ نہیں معلوم کہ آسمان وزمین کی بادشاہت محض اللہ کیلئے ہے اور تمہارا بجز خدا کے کوئی مدد کرنے والا نہیں۔ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ (پ ۱ ع ۱۴) ترجمہ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔ اللہ اس عیب سے پاک ہے۔ بلکہ خاص اللہ کے مملوک ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے محکوم ہیں۔ اس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکی اس طرح بیان فرمائی کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میں اسی کا تصرف ہے سب کا وہی خالق رازق مقدر مسخر مصرف ہے جو چاہے سو کرے سب اس کے بندے۔ ملک ہیں پھر کوئی ان میں سے کس طرح اس کی اولاد ہوسکتا ہے۔

اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥ الآیہ (پ ۱ ع ۱۶) جس وقت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ میرے بعد کس چیز کی پرستش کروگے انھوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی پرستش کرینگے جس کی آپ اور آپکے بزرگ ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق پرستش کرتے آئے ہیں یعنی وہی معبود وحدہٗ لاشریک ہے اور ہم اسی کی اطاعت پر قائم رہیں گے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ الآیہ (پ ۲ ع ۴) ترجمہ۔ اور بعض لوگ جو علاوہ خدا تعالیٰ کے اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں ان سے

ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہے اور جو مومن ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قوی محبت ہے۔
یعنی مشرک خدا کے برابر اوروں کو ٹھیرا کر پوجتے ہیں جیسی محبت ان کو اللہ کے ساتھ ہے ویسی ہی محبت اپنے معبودوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ مشرکوں کا شرک یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان وزمین کا خالق اور کسی کو جانتے ہیں بلکہ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی ہے بلکہ ان کا شرک تو یہ ہے کہ جیسا اللہ تعالیٰ کا خوف اور رجا اور تعظیم و محبت رکھتے ہیں اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں ویسا ہی اوروں کو بھی۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر نذر اور منت مانتے ہیں اوروں کے نام پر بھی نذر اور منت مانتے ہیں۔
بحر الرائق میں لکھا ہے کہ مخلوق کے لئے نذر ماننے کی حرمت پر اجماع ہے۔ اور وہ چیز جس کو مخلوق کیواسطے نذر مان رکھا ہے وہ حرام ہے۔ اور فتاوی عالمگیری میں مذکور ہے اور عام لوگ جو نذر مانتے ہیں بایں طور کہ کسی بزرگ کی قبر پر جاتے ہیں اور اس کا غلاف اٹھا کر کہتے ہیں اے میرے آقا اگر تو نے میری یہ مشکل سہل کردی تو میں اتنا سونا اتنی مٹھائیاں تیرے لئے نذر کرونگا۔ دوستو ایسی نذر و نیاز اجماعاً باطل ہے (دیکھئے بحر الرائق درمختار وغیرہ)
وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (پ۲ ع۷) ترجمہ۔ اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہی ہوں، ہر درخواست کرنیوالے کی عرضی منظور کر لیتا ہوں جبکہ وہ میرے حضور میں درخواست دے پس ان کو چاہئے کہ میرے احکام کو قبول کیا کریں اور مجھ پر کامل یقین رکھیں وہ فلاح یاب ہوں گے۔
اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الآیہ (پ۳ ع۲) ترجمہ۔ اللہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم بالذات ہے۔ دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اس کو اونگھ یا نیند لاحق نہیں ہوتی جو کچھ آسمان وزمین میں ہے سب اسی کا ہے (ف) اس آیت پر پوری طرح غور و فکر کے بعد یہ آفتاب روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کی یہ صفات کمال و جلال و جمال ہوں جو اپنی حیات و قیام میں دوسرے کا محتاج نہیں، بلکہ اور سب اس کی ذات کے محتاج ہیں، یہ ایسا مدلل دعویٰ ہے کہ اس کے سامنے ہر فرد و بشر، ادنیٰ اعلیٰ سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے۔ جس کو نیند آ جائے اور اپنے اور دوسرے سے بے خبر ہو جائے وہ دوسرے کی خبر گیری کیا کر سکتا ہے جبکہ اپنے وجود سے بے خبر ہے۔ عالم دنیا میں کوئی وقت ایسا نہیں کہ اسوقت میں عبادت نہ ہوتی ہو۔ اور حاجتمند اپنی حاجت کے برآنے کے خواہشمند نہ ہوں۔ اور یہ سب اسی ذات معلّٰی صفات کا خاصہ ہے کہ قحط و خشکی میں باران رحمت کا نزول کرے۔ بیماروں کی تکلیف کو دور فرما کر صحت کی دولت بخشے۔ تمام حاجتمندوں کی حاجتوں اور ضرورتمندوں کی ضرورتوں کو برلائے۔ اور بے روزگاروں کو روزگار کی نعمت مہیا فرمائے۔ (باقی مضمون ص۷ پر ملاحظہ ہو)